4771CH09

9 ڈاکٹر سروپلی رادھاکرشنن

ہمارے ملک میں اساتذہ کی حیثیت ایک نعمت کی رہی ہے جن سے استفادہ کا سلسلہ صدیوں سے آج تک جاری ہے۔ان کے دیے ہوئے سبق کی روشنی صرف کلاس کے کمروں تک ہی محدود نہیں بلکہ ساری دنیا میں پھیلتی رہی ہے۔اسی سلسلے کی ایک کڑی ڈاکٹر سروپلّی رادھاکرشنن ہیں جو فلسفے میں غیرمعمولی حیثیت رکھنے والے استاد تھے۔وہ پہلے ہندوستانی ہیں جنھوں نے دماغوں کو روشن کرنے والے اپنے لیکچر اور علمی کتابوں کے ذریعے ہندوستانی فلسفے کو مغربی ملکوں کے سامنے پیش کیا تھا۔

رادھاکرشنن 5 ستمبر 1888 کو تیروتانی کے مقام پر پیدا ہوئے۔ان کے والد کا نام سروپلی ویرسومیّا اور ماں کا نام سیتاناّ تھا۔سروپلی آندھراپردیش کا ایک گاؤں ہے جہاں سے رادھاکرشنن کے بزرگ ہجرت کرکے تامل ناڈو میں آباد ہوگئے تھے۔ ویرسومیّا ایک زمینداری میں بہت معمولی ملازم تھے۔

رادھاکرشنن کی اسکولی تعلیم پہلے تیروتانی اور بعد میں تروپتی کے لوتھیرن مشن اسکول میں ہوئی۔اس کے بعد انھوں نے ویلّور کے وورہیس (Voorhees) کالج میں تعلیم حاصل کی۔

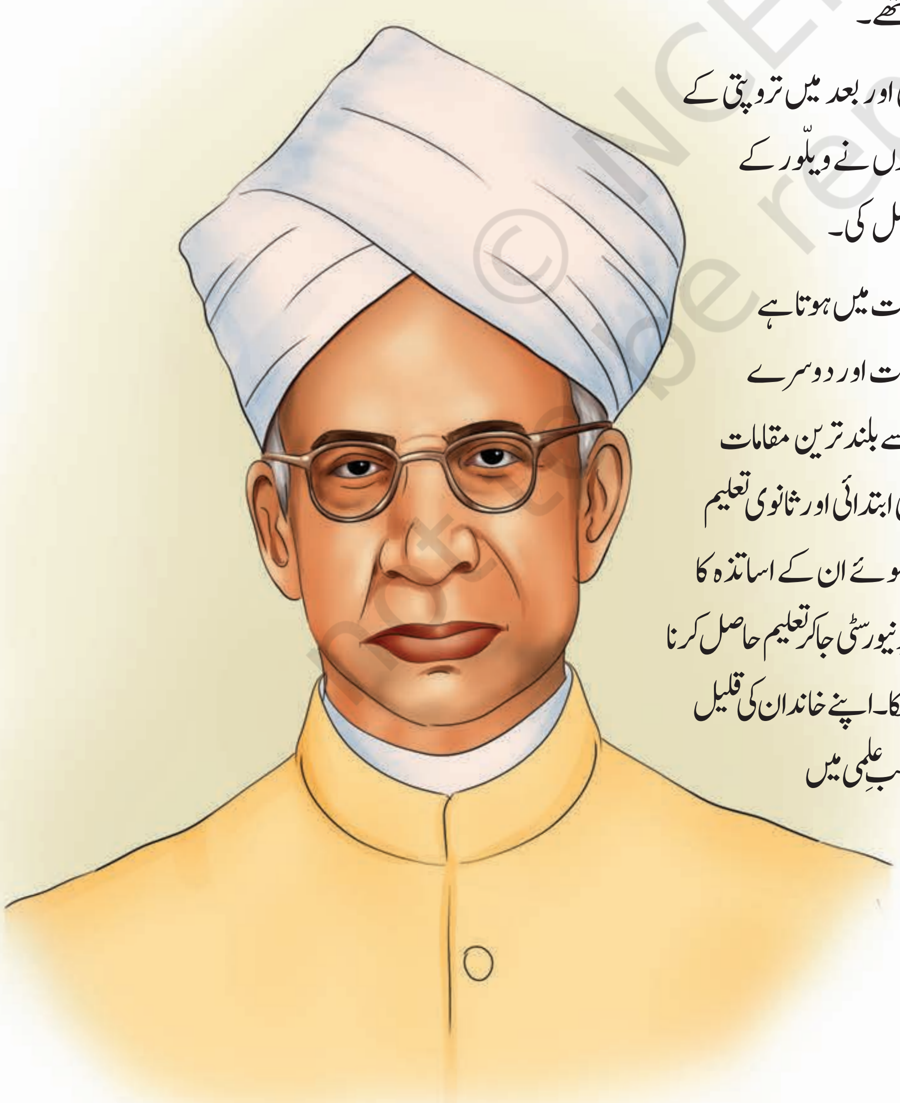

ڈاکٹر سروپلّی رادھاکرشنن کا شمار ان شخصیات میں ہوتا ہے جنھوں نے بچپن میں نامساعد حالات، مالی مشکلات اور دوسرے خانگی مسائل کے باوجود اپنی ہمت اور حوصلے سے بلند ترین مقامات حاصل کیے۔وظیفوں کی مدد سے انھوں نے اپنی ابتدائی اور ثانوی تعلیم مکمل کی۔ان کی صلاحیت اور قابلیت کو دیکھتے ہوئے ان کے اساتذہ کا مشورہ تھا کہ انھیں اعلیٰ تعلیم کے لیے آکسفورڈ یونیورسٹی جاکر تعلیم حاصل کرنا چاہیے۔خود ان کی بھی خواہش تھی لیکن یہ ممکن نہ ہوسکا۔اپنے خاندان کی قلیل آمدنی میں اضافہ کرنے کے لیے انھیں دورانِ طالب علمی میں ہی کام کرنا پڑا۔اُنھیں اپنے وہ سونے کے تمغے بھی فروخت کرنے پڑے

© NCERT not to be republished

جو انھیں کئی امتحانوں میں امتیازی پوزیشن حاصل کرنے پر ملے تھے۔ اپنے ملک میں رہ کر ہی انھوں نے اپنی ذہانت، محنت اور لگن سے اعلیٰ ترین تعلیمی سفر، شاندار کامیابی کے ساتھ طے کیا اور ایک منفرد مقام حاصل کیا۔

ایم۔اے کے بعد رادھا کرشنن 1909 میں مدراس پریسیڈنسی کالج میں اسسٹنٹ لیکچرر ہو گئے۔ یہ ان کی تدریسی زندگی کا آغاز تھا۔

انھوں نے ہندوستانی کلاسیکی فلسفے کو سمجھنے کے لیے بہت سی کتابوں کا مطالعہ کیا جن میں اُپ نشد، بھگوت گیتا اور بدھ مت کی بنیادی تحریریں خاص ہیں۔ انھوں نے چینی اور مغربی ملکوں کے فلسفے کا بھی مطالعہ کیا۔ مغربی فلسفے نے ڈاکٹر رادھا کرشنن کے ذہن پر گہرا اثر ڈالا۔ رفتہ رفتہ پتلا دبلا سا جسم، بڑا سا سر، چشمہ لگائے، کھلی روشن پیشانی، پتلی عقابی ناک، ایک لمبا پیلا سا کوٹ، سفید پگڑی اور بے داغ سفید دھوتی میں ملبوس یہ شخص علمی دنیا کے لیے ایک جانی پہچانی شخصیت بنتا چلا گیا۔

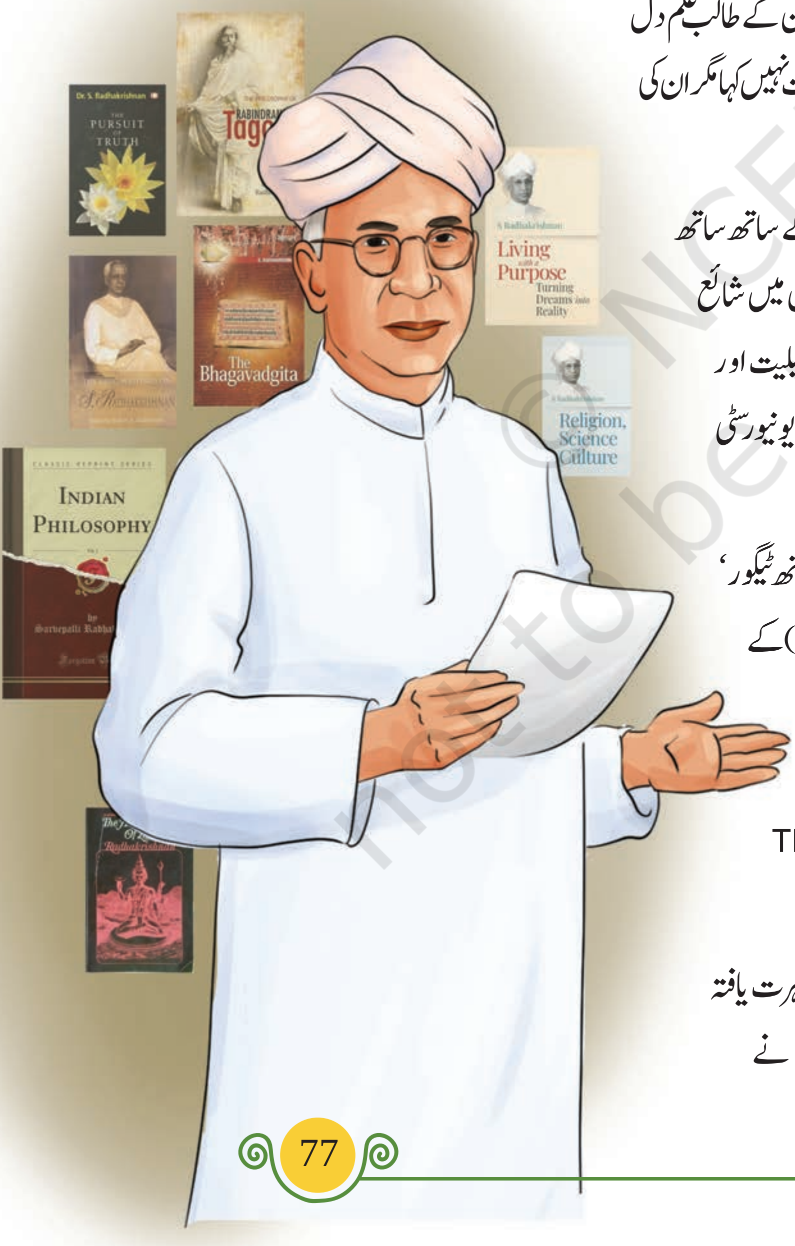

مدراس کے پریسیڈنسی کالج کے طالب علموں کا کہنا ہے کہ ان کا لیکچر موضوع کی وضاحت اور صفائی میں بے مثال ہوتا تھا۔ اس نوجوان استاد کا ان کے طالب علم دل سے احترام کرتے تھے۔ انھوں نے کبھی کلاس میں ایک لفظ سخت نہیں کہا مگر ان کی کلاس کا نظم وضبط سب سے بہتر تھا۔

ایک مثالی اور ممتاز استاد کی حیثیت حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ رادھا کرشنن نے کئی علمی مضامین لکھے جو دنیا کے اہم جریدوں میں شائع ہوئے، جن سے لوگ بے حد متاثر ہوئے۔ ان کی علمیت، قابلیت اور مقبولیت کو دیکھتے ہوئے 1918 میں رادھا کرشنن کو میسور یونیورسٹی میں فلسفے کا پروفیسر مقرر کیا گیا۔

ڈاکٹر رادھا کرشنن کی پہلی کتاب 'دی فلاسفی آف رابندر ناتھ ٹیگور' (The Philosophy of Rabindranath Tagore) کے عنوان سے شائع ہوئی۔ دو سال بعد 1920 میں اُن کی دوسری کتاب، 'دی رین آف ریلیجن اِن کانٹمپریری فلاسفی' (The Reign of Religion in Contemporary Philosophy) منظرِ عام پر آئی۔

ان دو کتابوں اور ان کے علمی مضامین جو بین الاقوامی شہرت یافتہ رسالوں میں شائع ہوئے تھے، اِن کو ہندوستان کے علمی طبقے نے

© NCERT not to be republished

بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھا اور ڈاکٹر رادھا کرشنن کو کلکتہ یونیورسٹی میں جارج پنجم پروفیسر آف فلاسفی کی قابل قدر جگہ پر مقرر کیا گیا۔

میسور کے اپنے تین برس کے قیام کے دوران طالب علموں سے اپنے خصوصی رشتے اور تعلق کی وجہ سے وہ ہر دل عزیز ہو گئے تھے۔ وہ اپنے ہر طالب علم کو پہچانتے اور یاد رکھتے تھے۔ ان میں سے ہر ایک کا انھوں نے ایک الگ نام بھی رکھ لیا تھا۔ جب کوئی طالب علم برسوں بعد بھی ان سے کہیں ملتا تو رادھا کرشنن اس کا وہی نام لے کر مسکراتے ہوئے اس کی پیٹھ تھپتھپاتے تھے۔

اسی پیار اور قربت کا سچے دل سے اعتراف کرتے ہوئے میسور کے طالب علموں نے ان کو بالکل نئے انداز سے رخصت کیا۔ طالب علموں نے اپنے استاد رادھا کرشنن کو ایک گاڑی میں بٹھایا اور اپنی پوری جسمانی قوت سے اس گاڑی کو کھینچتے ہوئے اسٹیشن تک لے گئے۔ سب کی آنکھوں میں آنسو تھے۔ کوئی نہیں چاہتا تھا کہ وہ ان سے جدا ہوں، لیکن اگلی کامیابیاں ڈاکٹر صاحب کا انتظار کر رہی تھیں۔ 1923 میں کلکتہ سے انھوں نے وہ کتاب شائع کی جو ان کی زندگی کا شاہکار ہے۔ اس کتاب کا نام ہے 'انڈین فلاسفی' (Indian Philosophy)۔ یہ رادھا کرشنن کی کتاب کا ہی فیض تھا کہ فلسفے کے مطالعات میں ہندوستانی فلسفہ کو ایک اہم اور خصوصی شاخ کے طور پر شامل کیا گیا۔

ڈاکٹر سروپلی رادھا کرشنن کی علمی لیاقت کو دیکھتے ہوئے برطانیہ میں آکسفورڈ یونیورسٹی نے انھیں دعوت دی کہ وہ 'ہندو نظریۂ حیات' کے موضوع پر وہاں لیکچر دیں۔ بعد میں یہ عام لیکچر کتابی شکل میں بھی شائع ہوئے۔ ان لیکچروں کے بعد رادھا کرشنن کو آکسفورڈ یونیورسٹی کے شعبہ برائے مذاہب کا تقابلی مطالعہ (Department of Comparative Religions) میں صدر کی جگہ کے لیے منتخب کیا گیا۔

© NCERT not to be republished

1931 میں انھیں آندھرا یونیورسٹی کا وائس چانسلر بنایا گیا۔ اس نئی ذمے داری میں انھوں نے اپنی انتظامی صلاحیتوں کا زبردست مظاہرہ کیا۔ وہ بنارس ہندو یونیورسٹی کے بھی وائس چانسلر رہے۔

اپنی تمام علمی، تعلیمی اور انتظامی مصروفیات کے باوجود ڈاکٹر رادھا کرشنن انگریزی راج کے خلاف ہندوستان کے مطالبوں کو بہترین اور مؤثر انداز میں دنیا کے سامنے پیش کرتے رہے اور 1947 میں ہندوستان کی آزادی کے بعد وزیر اعظم جواہر لعل نہرو نے ان سے درخواست کی کہ وہ یونیورسٹی ایجوکیشن کمیشن کی صدارت سنبھال لیں۔ اس کمیشن میں ہندوستان اور بین الاقوامی سطح کے تعلیم کے ماہرین شامل تھے اور انھیں تعلیمی نظام کا ایک ایسا خاکہ تیار کرنا تھا جس میں ہندوستانیت پائی جاتی ہو اور یہ نظام نو آبادیاتی طرزِ فکر اور تصورات سے آزاد ہو۔

اپنے ملک کے تعلیمی اور معاشرتی نظام کو بہتر بنانے کے لیے ان کی کوششیں سب پر عیاں تھیں۔ اسی لیے 1952 سے 1962 تک نائب صدر جمہوریہ کی حیثیت سے دو مدتیں پوری کرنے کے بعد ڈاکٹر سروپلی رادھا کرشنن 1962 میں ہندوستان کے صدر جمہوریہ بنائے گئے۔ 1954 میں رادھا کرشنن کو ہندوستان کے سب سے بڑے اعزاز 'بھارت رتن' سے نوازا گیا۔ ان کی خواہش تھی کہ ان کا یومِ پیدائش، یومِ اساتذہ کے طور پر منایا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ 5 ستمبر کو ملک بھر میں یومِ اساتذہ کی تقریبات منعقد کی جاتی ہیں۔

1967 میں صدر جمہوریہ کے عہدہ سے سبک دوش ہوئے۔ 17 اپریل 1975 کو لاکھوں ہندوستانیوں کو غمگین اور اداس چھوڑ کر یہ عظیم شخصیت اس دنیا سے رخصت ہو گئی۔

ڈاکٹر سروپلی رادھا کرشنن آج ہمارے درمیان نہیں ہیں لیکن ان کے افکار و نظریات ہماری رہنمائی کر رہے ہیں۔ انھوں نے کہا تھا "تم فلسفی ضرور ہو جاؤ لیکن اپنی شہرت کے اعلیٰ مقام پر بھی آدمی ہی رہو۔"

— ماخوذ

© NCERT not to be republished

لفظ و معنی

وظیفہ	:	وہ روپیہ جو طالب علم کو پڑھائی جاری رکھنے کے لیے دیا جاتا ہے، اسکالرشپ
استعداد	:	لیاقت، صلاحیت
متواتر	:	لگاتار
امتیازی	:	خصوصی، ممتاز
مغز	:	دماغ
قربت	:	نزدیکی
الوداعی تقریب	:	رخصت کے وقت جلسہ
تقابلی مطالعہ	:	مختلف علوم کا موازنہ و مطالعہ
رجحان	:	میلان
تقاضا	:	طلب، خواہش

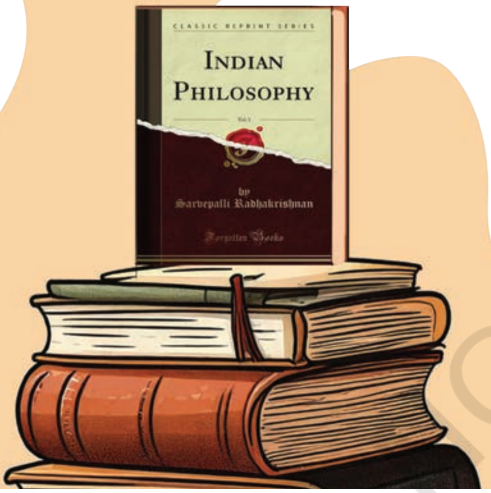

غور کیجیے

- ڈاکٹر سروپلی رادھا کرشنن ایک ممتاز معلّم، فلسفی اور مصنف تھے۔ ان کی تصانیف کی تعداد ڈیڑھ سو سے زیادہ ہے۔ 'دی فلاسفی آف رابندر ناتھ ٹیگور' (The Philosophy of Rabindranath Tagore) ان کی پہلی کتاب ہے۔ اس کے علاوہ 'ریلیجن سائنس اور کلچر' (Religion Science and Culture)، 'مائی سرچ فار ٹروتھ' (My search for truth) اور 'انڈین فلاسفی' (Indian Philosophy) ان کی قابلِ ذکر کتابیں ہیں۔
- ڈاکٹر سروپلی رادھا کرشنن 1952 میں ہندوستان کے پہلے نائب صدر جمہوریہ اور 1962 میں ملک کے دوسرے صدرِ جمہوریہ کے عہدے پر فائز ہوئے۔ ان کے یومِ پیدائش کو 'یومِ اساتذہ' کے طور پر منایا جاتا ہے۔
- وہ ہمارے ملک کے پہلے رہنما تھے جنھیں برطانیہ کا اعلیٰ ترین اعزاز 'آرڈر آف میرٹ' (Order of Merit) سے نوازا گیا۔

© NCERT not to be republished

سوچیے اور بتائیے

i. رادھاکرشنن اپنے طالب علموں میں کیوں مقبول تھے؟

ii. آپ کو ان کی شخصیت کا کون سا پہلو پسند ہے اور کیوں؟

iii. وہ کون سے اوصاف ہیں جو کسی استاد کو ہر دل عزیز بناتے ہیں؟

iv. یونیورسٹی ایجوکیشن کمیشن میں رادھاکرشنن اور دوسرے ماہرین کی ذمہ داری کیا تھی؟

سبق میں آئے درج ذیل واقعات کو زمانی ترتیب سے لکھیے اور سنہ و تاریخ بھی درج کیجیے:

- مدراس پریسیڈنسی کالج میں اسسٹنٹ لیکچرر ہونا
- کلکتہ یونیورسٹی میں پروفیسر ہونا
- میسور یونیورسٹی میں فلسفے کا پروفیسر منتخب ہونا
- آندھرا یونیورسٹی کا وائس چانسلر مقرر ہونا
- صدر جمہوریہ منتخب ہونا
- بھارت رتن سے نوازا جانا

© NCERT not to be republished

◆ نیچے دیے گئے الفاظ کی ضد لکھیے:

اعلیٰ ____________

فروخت ____________

مضبوط ____________

بلندی ____________

قدیم ____________

◆ نیچے دیے گئے الفاظ کے واحد لکھیے اور انھیں اپنے جملوں میں استعمال کیجیے:

جمع	واحد	جملوں میں استعمال
مضامین		
مذاہب		
اقوام		
اَعِزا		
اُمور		
حقوق		

پڑھیے، سمجھیے اور لکھیے

○ آپ پڑھ چکے ہیں کہ رموزِ اوقاف وہ نشانات ہیں جو ایک جملے کو دوسرے جملے یا جملے کے ایک حصے کو دوسرے حصے سے الگ کرتے ہیں مثلاً ختمہ (۔)، سکتہ (،)، رابطہ (:) اور واوین (” “) وغیرہ۔ رُموزِ اوقاف کا استعمال کرتے ہوئے درج ذیل عبارت کو درست کیجیے:

© NCERT not to be republished

بچو! ڈاکٹر رادھا کرشنن اپنی غیر معمولی علمی صلاحیت اور اعلیٰ فکر و فلسفے کے لیے پوری دنیا میں مشہور ہیں
ان کی مختلف تصانیف میں انڈین فلاسفی (Indian philosophy) مشہور ہے تدریس و تعلیم
سے ان کی غیر معمولی رغبت کا اندازہ اس سے بھی ہوتا ہے کہ 5 ستمبر جو اُن کی پیدائش کا دن ہے اسے
'یومِ اساتذہ' کے طور پر منایا جاتا ہے۔ کیا آپ کو ان کی اور کتابوں کا علم ہے؟

- 'انتظامی امور'، مرکب لفظ ہے۔ دونوں الفاظ میں دوسرا لفظ، پہلے لفظ کی کیفیت و خصوصیت بیان کر رہا ہے۔ لہٰذا دوسرا لفظ 'صفت' ہے اور جس لفظ کی صفت بیان کی جارہی ہے اس کو 'موصوف' کہتے ہیں، اس طرح کے الفاظ کو مرکبِ توصیفی کہا جاتا ہے۔ ذیل میں دیے گئے مرکبِ توصیفی الفاظ میں سے موصوف اور صفت کو الگ الگ لکھیے اور ان کو جملوں میں استعمال کیجیے:

مرکب الفاظ	موصوف	صفت	جملہ
اعلیٰ فکر	______	______	______________________
طرزِ خطابت	______	______	______________________
علمی لیاقت	______	______	______________________
امتیازی مرتبہ	______	______	______________________
روشن دماغ	______	______	______________________
الوداعی تقریب	______	______	______________________

© NCERT not to be republished

درج ذیل معمّے میں ہندوستان کے مختلف سابق صدور جمہوریہ کے نام تلاش کیجیے اور نیچے لکھیے:

ا	ر	پ	ع	گ	ح	ش	ع	ذ	ض	ش	ژ
پ	ر	ر	ب	ی	گ	ط	س	ڈ	ظ	ڑ	ط
ر	ا	ت	د	ا	ز	گ	ر	د	ع	ذ	ا
ن	ج	ی	ا	ن	چ	س	ط	ط	ں	ا	ں
ب	ن	ب	ل	ی	پ	و	ص	ج	ع	ک	ڑ
م	د	ھ	ک	ذ	و	ی	و	ی	گ	ر	ی
ک	ر	ا	ل	ی	ل	ن	م	ن	ل	ح	م
ھ	پ	پ	ا	ل	ک	ک	ل	ے	ش	س	ن
ر	ر	ا	م	س	ڈ	ٹ	غ	ش	ص	ی	ع
ج	س	ٹ	گ	ن	ج	ر	گ	ڑ	ط	ن	ط
ی	ا	ل	ڑ	گ	پ	م	ڑ	ژ	ع	ژ	س
ک	د	ب	ط	ھ	ز	ن	ژ	ر	ف	ح	ی

i. ________ مکھرجی

ii. ________ حسین

iii. پرتبھا ________

iv. ________ الکلام

v. ________ سنگھ

vi. ________ رمن

vii. وی ________

viii. ________ پرساد

© NCERT not to be republished

تخلیقی اظہار

نیچے لکھی عبارت کو غور سے پڑھیے۔

رفتہ رفتہ پتلا دبلا سا جسم، بڑا سا سر، چشمہ لگائے، کھلی روشن پیشانی، پتلی عقابی ناک، ایک لمبا پیلا سا کوٹ، سفید پگڑی اور بے داغ سفید دھوتی میں ملبوس یہ شخص علمی دنیا کے لیے ایک جانی پہچانی شخصیت بنتا چلا گیا۔

- مذکورہ عبارت رادھا کرشنن کی شخصیت کو پیش کرتی ہے جس میں خاکے کی خصوصیات موجود ہیں۔ خاکہ اردو ادب کی ایک صنف ہے۔ اس میں کسی شخصیت کی قلمی تصویر کشی کی جاتی ہے اور اس کی خصوصیات بیان کی جاتی ہیں۔ آپ بھی اپنی پسندیدہ شخصیت کا خاکہ لکھیے۔

عملی کام

- رادھا کرشنن کا یومِ پیدائش 5 ستمبر کو 'یومِ اساتذہ' کے طور پر منایا جاتا ہے۔ آپ کے اسکول میں 'یومِ اساتذہ' کے موقع پر کون سے پروگرام منعقد کیے جاتے ہیں۔ ان کی تفصیل رپورٹ کی شکل میں لکھیے۔
- نیچے دیے گئے ویب لنک کی مدد سے ڈاکٹر سروپلی رادھا کرشنن کے بارے میں مزید معلومات حاصل کیجیے اور اِسے اپنی زبان میں لکھیے:

https://www.presidentofindia.gov.in/former-president/dr-sarvepalli-radhakrishnan

- آپ کو معلوم ہے کہ پارلیمنٹ ہندوستان کا اعلیٰ ترین قانون ساز ادارہ ہے۔ یہ صدر اور دو ایوانوں راجیہ سبھا اور لوک سبھا پر مشتمل ہے۔ حال ہی میں پارلیمنٹ کی نئی عمارت تعمیر کی گئی ہے۔ اس عمارت کا افتتاح 28 مئی 2023 کو ہوا۔ یہ جدید ٹیکنالوجی سے آراستہ تعمیر کا ایک نمونہ ہے۔ اس میں تین داخلی دروازے گیان دوار، شکتی دوار اور کرما دوار ہیں۔ دیے گئے ویب لنک کی مدد سے اس عمارت کی تفصیلات معلوم کیجیے اور انھیں کاپی میں لکھیے:

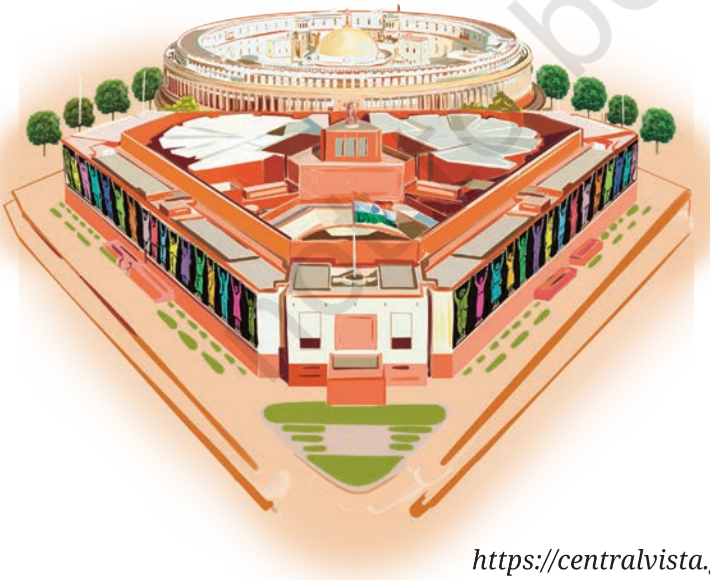

https://centralvista.gov.in/know-central -vista-plan.php

© NCERT not to be republished